



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض مؤذن جب مینار پر فخر کی اذان کتے ہیں تو اذان شروع کرنے سے پہلے دو تین بار کتے ہیں صَلُّوا (نماز پڑھو) یا کتے ہیں الصَّلَاة (نماز) پھر اذان شروع کرتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ان کو یہ کتنے دیا جائے یا منع کیا جائے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

: یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ دین کی بنیاد نبی ﷺ کی پیروی اور اتباع پر ہے، بدعت اور لمباد کی جو اس میں سے نہیں، اس کی تائید جناب رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد سے ہوتی ہے

((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا بَدْعًا فَهُوَ كَافِرٌ))

”جس نے ہمارے دین میں وہ چیز لمباد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔“

: ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا فَهُوَ كَافِرٌ))

”جس نے کوئی ایسا عمل کی جو ہمارے دین کے مطابق نہیں وہ مردود ہے۔“

: نے فرمایا اور رسول اللہ

((إِنَّمَا دُعَاؤُكُمْ أَلَّا تُؤْمِنُوا بِمَنْ عَمِلَ عَمَلًا فَهُوَ كَافِرٌ))

”نہنے لمباد کئے جانے والے کاموں سے بچو، کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے۔“

اسی طرح یہ بات بھی سب کو معلوم ہے کہ شرعی اذان فجر میں سترہ کلمات اور باقی نمازوں کے لیے پندرہ کلمات پر مشتمل ہے۔ جب شرعی طور پر ثابت کام میں کوئی اضافہ کیا جائے، خواہ شروع میں اضافہ کیا گیا ہو، یا اس کے آخر میں تو اس اضافہ کو بدعت کہا جائے گا اور اس کی تردید کرنا ضروری ہوگا اور جو شخص یہ کام کرے اسے منع کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں اذان میں اس سے زیادہ مبلغ، زیادہ متواتر اور زیادہ بیدار کرنے والے الفاظ موجود ہیں۔ کیونکہ مؤذن پہلے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور شان بیان کرتا ہے۔ اس کے بعد دوبارہ حَیَّ عَلَى الصَّلَاة (نماز کی طرف آؤ) حَیَّ عَلَى الْفَلَاح (کامیابی کی طرف آؤ) کے الفاظ دہراتا ہے۔ اس لیے مذکورہ مؤذن جو الفاظ کتے ہیں اور اذان سے پہلے پڑاندہ الفاظ صَلُّوا یا الصَّلَاة وغیرہ کتے ہیں انہیں سے منع کرنا چاہیے تاکہ شرعی عمل غیر شرعی بدعات سے محفوظ رہے۔

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ

